بڑا سیلاب

baṛā sailāb

The Big Flood

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.
published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: R. Gunther (w.gunther.net.nz & www.lambsongs.co.nz) , R. Coate (www.basictraining.org)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

لوگوں کی زیادتیاں

حضرت آدم اور حوا کے دو بیٹے تھے: قابیل اور ہابیل۔لیکن قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ آگے توریت شریف فرماتی ہے:

آدم اور حوا کا ایک اَور بیٹا پیدا ہوا۔ حوا نے اُس کا نام سیت رکھ کر کہا، "اللہ نے مجھے ہابیل کی جگہ جسے قابیل نے قتل کیا ایک اَور بیٹا بخشا ہے۔" سیت کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہوا۔ اُس نے اُس کا نام انوس رکھا۔

اُن دنوں میں لوگ رب کا نام لے کر عبادت کرنے لگے۔

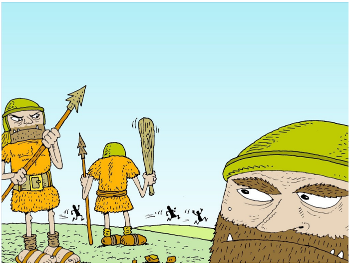

دنیا میں لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، "گو مَیں ہی نے

انسان کو خلق کیا مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ مَیں نہ صرف لوگوں کو بلکہ زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانوروں اور ہَوا کے پرندوں کو بھی ہلاک کر دوں گا، کیونکہ مَیں پچھتاتا ہوں کہ مَیں نے اُن کو بنایا۔“

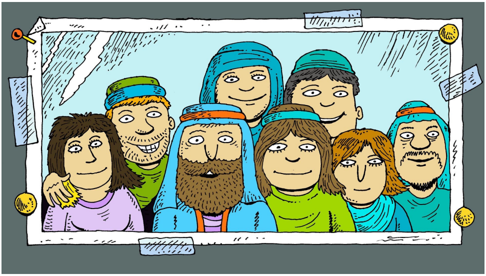

بڑے سیلاب کے لئے نوح کی تیاریاں

صرف نوح پر رب کی نظرِ کرم تھی۔ یہ اُس کی زندگی کا بیان ہے۔

نوح راست باز تھا۔ اُس زمانے کے لوگوں میں صرف وہی بے قصوروار تھا۔ وہ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔نوح کے تین بیٹے تھے، سِم، حام اور یافت۔

لیکن دنیا اللہ کی نظر میں بگڑی ہوئی اور ظلم و تشدد سے بھری ہوئی تھی۔ جہاں بھی اللہ دیکھتا دنیا خراب تھی، کیونکہ تمام جانداروں نے

زمین پر اپنی روِش کو بگاڑ دیا تھا۔

تب اللہ نے نوح سے کہا، ”مَیں نے تمام جانداروں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اُن کے سبب سے پوری دنیا ظلم و تشدد سے بھر گئی ہے۔ چنانچہ مَیں اُن کو زمین سمیت تباہ کر دوں گا۔

اب اپنے لئے سرو کی لکڑی کی کشتی بنا لے۔ اُس میں کمرے ہوں اور اُسے اندر اور باہر تارکول لگا۔

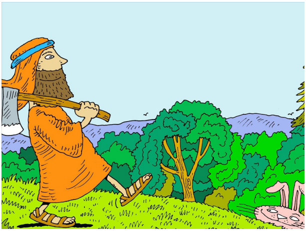

مَیں پانی کا اِتنا بڑا سیلاب لاؤں گا کہ وہ زمین کے تمام جانداروں کو ہلاک کر ڈالے گا۔ زمین پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔

لیکن تیرے ساتھ مَیں عہد باندھوں گا جس کے تحت تُو اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں جائے گا۔

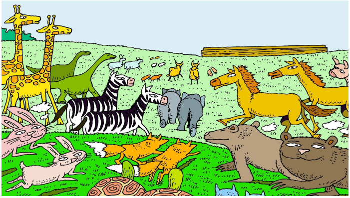

ہر قسم کے جانور کا ایک نر اور ایک مادہ بھی اپنے ساتھ کشتی میں لے جانا تاکہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔

ہر قسم کے پَر رکھنے والے جانور اور ہر قسم کے زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور دو دو ہو کر تیرے پاس آئیں گے تاکہ جیتے بچ جائیں۔

جو بھی خوراک درکار ہے اُسے اپنے اور اُن کے لئے جمع کر کے کشتی میں محفوظ کر لینا۔“

نوح نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا اللہ نے اُسے بتایا۔

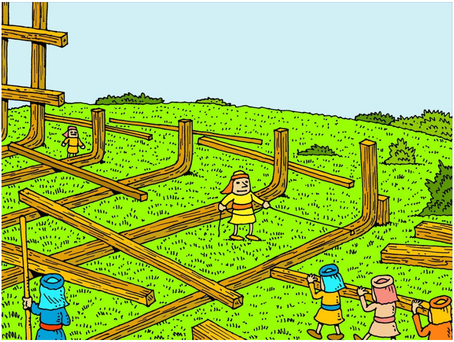

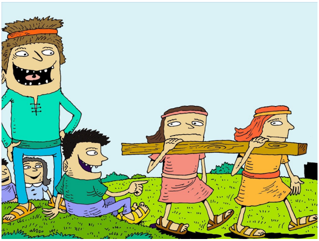

لوگ حضرت نوح کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ وہ اللہ کی نہیں سنتے۔

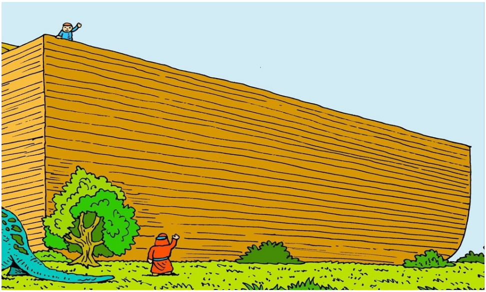

کشتی تیار ہے

سیلاب کا آغاز

پھر رب نے نوح سے کہا، "اپنے گھرانے سمیت کشتی میں داخل ہو جا، کیونکہ اِس دَور کے لوگوں میں سے مَیں نے صرف تجھے راست باز پایا ہے۔

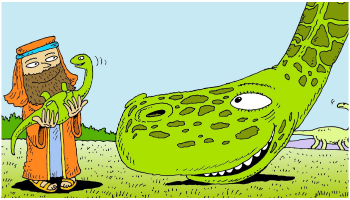

ہر قسم کے پاک جانوروں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے جبکہ ناپاک جانوروں میں سے نر و مادہ کا

صرف ایک ایک جوڑا ساتھ لے جانا۔ اِسی طرح ہر قسم کے پَر رکھنے والوں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے بھی ساتھ لے جانا

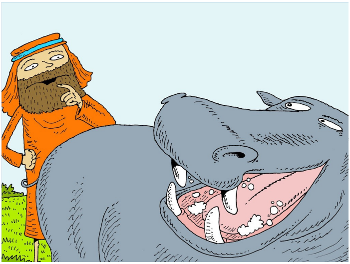

تاکہ اُن کی نسلیں بچی رہیں۔ ایک ہفتے کے بعد مَیں چالیس دن اور چالیس رات متواتر بارش برساؤں گا۔ اِس سے مَیں تمام جانداروں کو رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا، اگرچہ مَیں ہی نے اُنہیں بنایا ہے۔“

نوح نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔

ایک ہفتے کے بعد طوفانی سیلاب زمین پر آ گیا۔

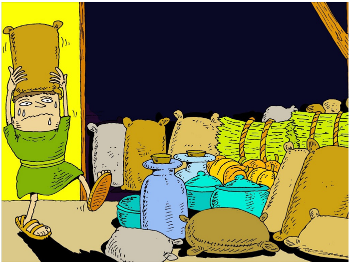

زمین کی گہرائیوں میں سے تمام چشمے پھوٹ نکلے اور آسمان پر پانی کے دریچے کھل گئے۔ چالیس دن اور چالیس رات تک موسلادھار

بارش ہوتی رہی۔ جب بارش شروع ہوئی تو نوح، اُس کے بیٹے سِم، حام اور یافت، اُس کی بیوی اور بہوئیں کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔

اُن کے ساتھ ہر قسم کے جنگلی جانور، مویشی، رینگنے اور پَر رکھنے والے جانور تھے۔ ہر قسم کے جاندار دو دو ہو کر نوح کے پاس آ کر کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ نر و مادہ آئے تھے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا تھا جیسا اللّٰہ نے نوح کو حکم دیا تھا۔

پھر رب نے دروازے کو بند کر دیا۔

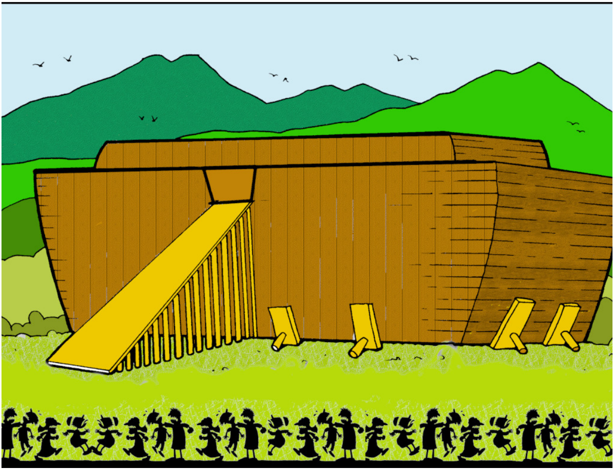

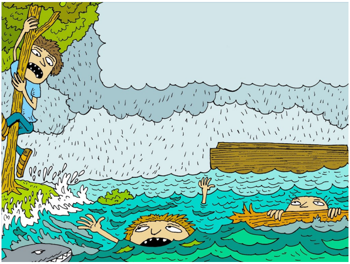

چالیس دن تک طوفانی سیلاب جاری رہا۔ پانی چڑھا تو اُس نے کشتی کو زمین پر سے اُٹھا لیا۔ پانی زور پکڑ کر بہت بڑھ گیا، اور کشتی اُس پر تیرنے لگی۔ آخرکار پانی اِتنا زیادہ ہو گیا کہ تمام اونچے پہاڑ بھی اُس میں چھپ گئے، بلکہ سب سے اونچی چوٹی پر پانی کی گہرائی 20 فٹ تھی۔ زمین پر رہنے والی ہر مخلوق ہلاک ہوئی۔ پرندے، مویشی، جنگلی جانور، تمام جاندار جن سے زمین بھری ہوئی تھی اور انسان، سب کچھ مر گیا۔

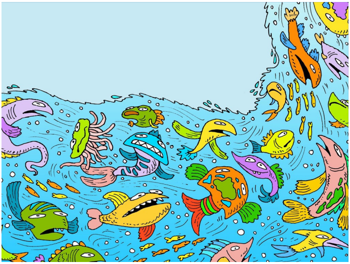

زمین پر ہر جاندار مخلوق ہلاک ہوئی۔ یوں ہر مخلوق کو رُوئے زمین پر سے مٹا دیا گیا۔ انسان، زمین پر پھرنے اور رینگنے والے

جانور اور پرندے، سب کچھ ختم کر دیا گیا۔ صرف نوح اور کشتی میں سوار اُس کے ساتھی بچ گئے۔

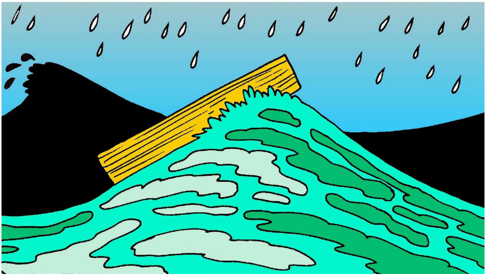

سیلاب کا اختتام

لیکن اللہ کو نوح اور تمام جانور یاد رہے جو کشتی میں تھے۔

اُس نے ہَوا چلا دی جس سے پانی کم ہونے لگا۔ زمین کے چشمے اور آسمان پر کے پانی کے دریچے بند ہو گئے، اور بارش رُک گئی۔ پانی گھٹتا گیا۔ 150 دن

کے بعد وہ کافی کم ہو گیا تھا۔ ساتویں مہینے کے 17ویں دن کشتی اراراط کے ایک پہاڑ پر ٹک گئی۔ دسویں مہینے کے پہلے دن پانی اِتنا کم ہو گیا تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگی تھیں۔

چالیس دن کے بعد نوح نے کشتی کی کھڑکی کھول کر ایک کوّا چھوڑ دیا، اور وہ اُڑ کر چلا گیا۔ لیکن جب تک زمین پر پانی تھا وہ آتا جاتا رہا۔

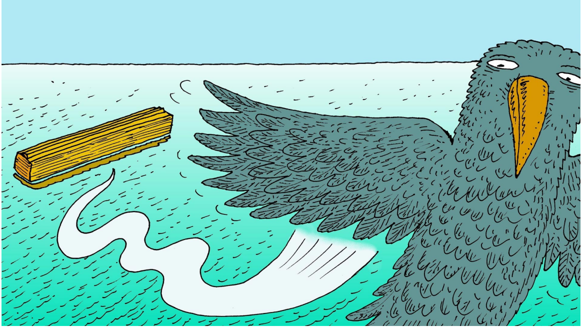

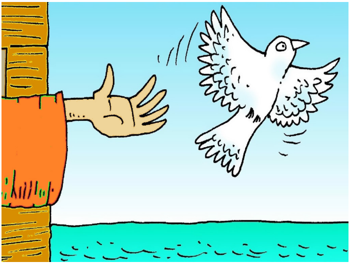

پھر نوح نے ایک کبوتر چھوڑ دیا تاکہ پتا چلے کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے یا نہیں۔ لیکن کبوتر کو کہیں بھی بیٹھنے کی جگہ نہ ملی، کیونکہ اب تک پوری زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ وہ کشتی اور نوح کے پاس واپس آ گیا، اور نوح نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کبوتر کو پکڑ کر اپنے پاس کشتی میں رکھ لیا۔

اُس نے ایک ہفتہ اَور انتظار کر کے کبوتر کو دوبارہ چھوڑ دیا۔ شام کے وقت وہ لوٹ آیا۔ اِس دفعہ اُس کی چونچ میں زیتون کا تازہ پتا تھا۔ تب نوح کو معلوم ہوا کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے۔ اُس نے مزید ایک ہفتے کے بعد کبوتر کو چھوڑ دیا۔ اِس دفعہ وہ واپس نہ آیا۔

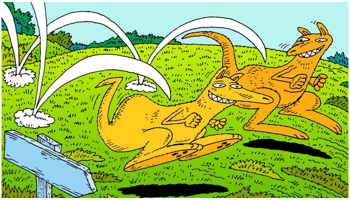

جب نوح 601 سال کا تھا تو پہلے مہینے کے پہلے دن زمین کی سطح پر پانی ختم ہو گیا۔ تب نوح نے کشتی کی چھت کھول دی اور دیکھا کہ زمین کی سطح پر پانی نہیں ہے۔ دوسرے مہینے کے 27ویں دن زمین بالکل خشک ہو گئی۔

پھر اللہ نے نوح سے کہا، "اپنی بیوی، بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ کشتی سے نکل آ۔ جتنے بھی جانور ساتھ ہیں اُنہیں نکال دے، خواہ پرندے ہوں، خواہ زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور۔ وہ دنیا میں پھیل جائیں، نسل بڑھائیں اور تعداد میں بڑھتے جائیں۔"

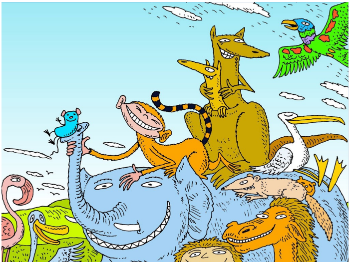

چنانچہ نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں سمیت نکل آیا۔ تمام جانور اور پرندے بھی اپنی اپنی قسم کے گروہوں میں کشتی سے نکلے۔

اُس وقت نوح نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی۔ اُس نے تمام پھرنے اور اُڑنے والے پاک جانوروں میں سے کچھ چن کر اُنہیں ذبح کیا اورقربان گاہ پر پوری طرح جلا دیا۔ یہ قربانیاں دیکھ کر رب خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا، "اب سے مَیں کبھی زمین پر انسان کی وجہ سے لعنت نہیں بھیجوں گا، کیونکہ اُس کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔ اب سے مَیں کبھی اِس طرح تمام جان رکھنے والی مخلوقات کو رُوئے زمین پر سے نہیں مٹاؤں گا۔

دنیا کے مقررہ اوقات جاری رہیں گے۔ بیج بونے اورفصل کاٹنے کا وقت، ٹھنڈ اور تپش، گرمیوں اورسردیوں کا موسم، دن اور رات، یہ سب کچھ دنیا کے اخیر تک قائم رہے گا۔"

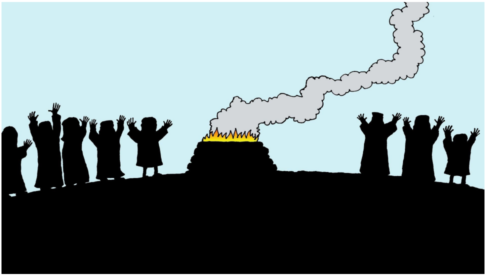

اللّٰہ کا نوح کے ساتھ عہد

پھر اللّٰہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دے کر کہا، ”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا تم سے بھر جائے۔ زمین پر پھرنے اور رینگنے والے جانور، پرندے اور مچھلیاں سب تم سے ڈریں گے۔ اُنہیں تمہارے اختیار میں کر دیا گیا ہے۔جس طرح مَیں نے تمہارے کھانے کے لئے پودوں کی پیداوار مقرر کی ہے اُسی طرح اب سے تمہیں ہر قسم کے جانور کھانے کی اجازت بھی ہے۔

تب اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا، "اب مَیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ عہد قائم کرتا ہوں۔ یہ عہد اُن تمام جانوروں کے ساتھ بھی ہو گا جو کشتی میں سے نکلے ہیں یعنی پرندوں، مویشیوں اور زمین پر کے تمام جانوروں کے ساتھ۔ مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ زمین کی تمام زندگی سیلاب سے ختم کر دی جائے گی۔ اب سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آئے گا جو پوری زمین کو تباہ کر دے۔

اِس ابدی عہد کا نشان جو مَیں تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ قائم کر رہا ہوں یہ ہے کہ مَیں اپنی کمان بادلوں میں رکھتا ہوں۔ وہ میرے دنیا کے ساتھ عہد کا نشان ہو گا۔ جب کبھی میرے کہنے پر آسمان پر بادل چھا جائیں گے اور قوسِ قزح اُن میں سے نظر آئے گی تو مَیں یہ عہد یاد کروں گا جو تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اب کبھی بھی ایسا سیلاب نہیں آئے گا جو تمام زندگی کو ہلاک کر دے۔ قوسِ قزح نظر آئے گی تو مَیں اُسے دیکھ کر اُس دائمی عہد کو یاد کروں گا جو میرے اور دنیا کی تمام جاندار مخلوقات کے درمیان ہے۔ یہ

اُس عہد کا نشان ہے جو مَیں نے دنیا کے تمام جانداروں کے ساتھ کیا ہے۔"

نوح کے بیٹے

نوح کے جو بیٹے اُس کے ساتھ کشتی سے نکلے سِم، حام اور یافت تھے۔ حام کنعان کا باپ تھا۔ دنیا بھر کے تمام لوگ اِن تینوں کی اولاد ہیں۔

سوال

- جب حضرت آدم اور حوا کو باغِ عدن سے نکالا گیا تو پھر کیا ہوا؟

◄ حالات بہتر نہ ہوئے بلکہ لوگ بُرے کاموں میں جُٹ گئے۔ اُن کی سوچ نیچی اور خراب رہتی تھی۔ توریت فرماتی ہے،

> رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ [...] جہاں بھی اللہ دیکھتا دنیا خراب تھی، کیونکہ تمام جانداروں نے زمین پر اپنی روِش کو بگاڑ دیا تھا۔ (پیدائش 6:5،12)

- اللہ نے یہ دیکھ کر کیا محسوس کیا؟

◄ اُسے بڑا افسوس اورغم ہوا کہ لوگ اِتنے بُرے تھے اور اِتنا گھٹیا کام کرتے تھے گو اُس نے اُنہیں اورسب کچھ شروع میں اِتنا اچھا بنایا تھا۔

> وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔ (پیدائش 6:6)

اللّٰہ بُرے کام اور گناہ سے نفرت کرتا ہے، کیونکہ وہ نیک اور پاک ہے۔

- یہ دیکھ کر خدا کو کیا کرنا تھا؟

◄ لازم تھا کہ وہ اِن گناہوں کی سزا دے۔ یہ سزا سیلاب کی صورت میں آئی۔ جس طرح وہ فرماتا ہے،

> مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں [...] سزا دوں گا۔ (خروج 5:20)

لیکن اصولی طور پر وہ نہیں چاہتا کہ کوئی برباد ہو جائے۔ وہ ہر ایک کی زندگی قائم رکھنا چاہتا ہے۔ جو توبہ کرکے سیرتِ مستقیم پر چل پڑے اُسے وہ چھٹکارے کا راستہ مہیا کرتا ہے۔

> جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پُشتوں تک مہربانی کروں گا۔ (خروج 6:20)

- کیا جو کچھ ہم نے پڑھا اُس میں کسی ایسے شخص کا ذکر ہے جس کے لئے اللہ نے بچنے کا راستہ تیار کیا؟

► ضرور۔ حضرت نوح کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ چلتا تھا، اِس لئے اللہ نے اُسے اور اُس کے خاندان کے لئے نجات کا راستہ کھول دیا۔ اُس نے مختلف قسم کے جانوروں کو بچانے کا منصوبہ بھی بنایا۔

- حضرت نوح کو خاندان سمیت کیوں چھٹکارا ملا؟

► حضرت نوح نے اللہ پر بھروسا کیا۔ جب اللہ نے اُسے کشتی بنانے کا منصوبہ بتایا تو اُس نے اُس کی سن کر کشتی بنائی۔

انجیل جلیل میں لکھا ہے کہ اُس نے خدا پر بھروسا رکھا۔ اُس نے کشتی اُس وقت بنایا جب بارش بالکل نہیں ہوتی تھی۔ لوگوں کو نہ بارش اور نہ ہی سیلاب کا علم تھا۔ خدا کو حضرت نوح کا یہ پکا ایمان پسند تھا اِس لئے اُس نے اُسے راست باز قرار دیا۔ لکھا ہے،

> یہ ایمان کا کام تھا کہ نوح نے اللہ کی سنی جب اُس نے اُسے آنے والی باتوں کے بارے میں آگاہ کیا، ایسی باتوں کے بارے میں جو ابھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں۔ نوح نے خدا کا خوف مان کر ایک کشتی بنائی تاکہ اُس کا خاندان بچ جائے۔ یوں اُس نے اپنے ایمان کے ذریعے دنیا کو مجرم قرار دیا اور اُس راست بازی کا وارث بن گیا جو ایمان سے حاصل ہوتی ہے۔ (عبرانیوں 11:7)

- کیا اللہ نے وہ کچھ پورا کیا جو اُس نے فرمایا تھا؟

◄ ضرور۔ خدا ہمیشہ وہ کچھ پورا کرتا ہے جس کا وعدہ اُس نے کیا ہے۔ اُس نے فرمایا کہ حضرت نوح خاندان اور جانوروں سمیت بچیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ آج بھی وہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ یوں لکھا ہے،

> اللہ آدمی نہیں جو جھوٹ بولتا ہے۔ وہ انسان نہیں جو کوئی فیصلہ کر کے بعد میں پچھتائے۔ کیا وہ کبھی اپنی بات پر عمل نہیں کرتا؟ کیا وہ کبھی اپنی بات پوری نہیں کرتا؟ (گنتی 19:23)

- نوح کے چھٹکارے کے علاوہ خدا نے کیا وعدہ کیا؟

◄ اُس نے فرمایا کہ مَیں آئندہ ہونے نہیں دوں گا کہ زمین اِس طرح تباہ ہو جائے۔ ہمیں یاد دلانے کے لئے اُس نے کمان یعنی قوسِ قزح کا نشان قائم کیا۔

جب کبھی ہم اِسے دیکھتے ہیں تو یہ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خدا وفادار ہے اور اپنے وعدوں پر پورا اُترتا ہے۔

- حضرت نوح بچنے کے بعد کیا کرتا ہے؟

◄ وہ ایک قربان گاہ بنا کر اللّٰہ کو قربانیاں پیش کرتا ہے۔ اِس سے وہ اپنی شکرگزاری کا اظہار کرتا ہے۔

- حضرت نوح کے بعد لوگ کیسے رہے؟ کیا اُس وقت سے تمام لوگ شریف اور اچھے ہیں؟ کیا اُس وقت سے وہ بُرے خیالات نہیں رکھتے اور بُرے کام نہیں کرتے؟ کیا اللّٰہ نے فرمایا کہ اب تمام خراب لوگ ختم ہیں، اب سے سب کچھ ٹھیک رہے گا؟

◄ افسوس کہ ایسا نہیں تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ بُرائی انسان کی رگ و ریشے میں دوڑ رہی ہے۔ یوں لکھا ہے،

> اُس کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔
>
> (پیدائش 21:8)

◄ پھر بھی وہ فرماتا ہے کہ وہ زمین کو اِسی طرح کبھی بھی برباد نہیں کرے گا۔ اللہ ہمیں برباد نہیں کرنا چاہتا۔ گو ہم اِس لائق نہیں وہ اپنا ہمارے ساتھ رشتہ بحال رکھنا چاہتا ہے۔ یوں لکھا ہے،

> رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ کیا مَیں بے دین کی ہلاکت دیکھ کر خوش ہوتا ہوں؟ ہرگز نہیں، بلکہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی بُری راہوں کو چھوڑ کر زندہ رہے۔ (حزقی ایل 23:18)

اور قوسِ قزح سے وہ اپنے وعدے کی یاد دلاتا رہتا ہے۔ جب کبھی یہ نظر آئے ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ وہ وفادار ہے۔

- ہم سب کیسے ہیں؟ کیا ہم خدا جیسے اچھے بھلے اور پاک ہیں؟ کیا ہم سے گناہ سرزد نہیں ہوتے؟

◄ ہرگز نہیں۔ لکھا ہے،

> سب نے گناہ کیا، سب اللّٰہ کے اُس جلال سے محروم ہیں جس کا وہ تقاضا کرتا ہے۔ (رومیوں 23:3)

پھر بھی یہ بھی لکھا ہے،

> اے رب، تجھ جیسا خدا کہاں ہے؟ تُو ہی گناہوں کو معاف کر دیتا، تُو ہی اپنی میراث کے بچے ہوؤں کے جرائم سے درگزر کرتا ہے۔ تُو ہمیشہ تک غصے نہیں رہتا بلکہ شفقت پسند کرتا ہے۔
>
> (میکا 18:7)

اللّٰہ نے ہمارے لئے بھی بچنے کا راستہ، ہاں ایک طرح کی کشتی تیار کر رکھی ہے۔ وہ فرماتا ہے،

> تاہم مَیں، ہاں مَیں ہی اپنی خاطر تیرے جرائم کو مٹا دیتا اور تیرے گناہوں کو ذہن سے نکال دیتا ہوں۔ (یسعیاہ 25:43)
>
> مَیں اُن کا قصور معاف کروں گا اور آئندہ اُن کے گناہوں کو یاد نہیں کروں گا۔ (یرمیاہ 34:31)

جب بھی کوئی اِس خدا پر بھروسا رکھ کر اپنے گناہوں کو تسلیم کرے تب آسمان کے تمام فرشتے خوشی مناتے ہیں۔ یوں لکھا ہے،

> مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ بالکل اِسی طرح اللّٰہ کے فرشتوں کے سامنے خوشی منائی جاتی ہے جب ایک بھی گناہ گار توبہ کرتا ہے۔ (لوقا 10:15)

جو توریت میں تفصیل سے نوح اور سیلاب کے بارے میں پڑھنا چاہے، وہ پیدائش 5:6–19:9 میں پڑھے۔